منشور محمدؐ

منشور محمدی الٰہی | شایع ہوتا ہے ماہ تاباہی | انجیل و زبور پر ہوتا ہے | صد بار مفخر و مباہی

فرمان سولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل بر افتاد زبجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

نمبر ۲۰ | مورخہ ۱۵ رجب المرجب ۱۲۸۶ ہجری مطابق ۲۰ جولائی ۱۸۶۹ء | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار منشور محمدی

سالانہ قیمت مو محصول ڈاک ۱۲ قیمت کل خریدار دن سے پیشگی لیجائیگی مابعد کی کچھ شرط نہیں جن صاحبون کو اس پرچہ کی نسبت کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام **محمد شریف** مہتمم ڈاک مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور کے نام روانہ فرماوین اگر شرط یہ ہی کہ اپنا نام مبارک و نام شہر و محلہ و مضامین وغیرہ بخط واضح لکھا کرین ورنہ اشاعت کی تعمیل ہرگز و قوع مین نہ آوے گی

غزل نعتیہ

ہی غیرت طوبیٰ قد دلجوی محمدؐ | اک برگ ارم ہی رخ نیکوی محمدؐ
والشمس کی تفسیر ہی واللیل کی تشریح | وہ روے دلآویز و گیسوی محمدؐ
کیا حسن خدا داد ہی عشاق سے پوچھو | واللہ کہا جاتا ہی دل سوی محمدؐ
آنکھون سے جو دیکھے ہو کیفیت جنت | وہ دیکھے سوای اہل یقین کوی محمدؐ
ہی مین خطا شک گر یہ کہے نسبت | وہ خون ہی اعجوبہ مین موسیٰ محمدؐ
گلزار دو عالم کبھی ہوتا نہ مشکفتہ | ہوتی نہ اگر عطر فزا بوی محمدؐ
سب مشکلین ہو جاتے ہین آسان دم جنبش | مفتاح در فتح ہی ابروی محمدؐ
کہتا ہی جو اسبات پہ ایمان نہ لاوے | ہی مصحف ناطق بخدا روی محمدؐ

ہزیمت مرقس عیسائی

واقعہ تاریخ ۱۰ جون ۱۸۶۹ء بمقام بازار بیادرگنج مسمی مرقس عیسائی حافظ ابن کنیس صاحب کا وکنکو چند عرصہ سی کتب مناظرہ و تبلیغ مہیا کرکے دیکھے کا شوق ہی ہیں کہ اونکے پاس دیکھکر معلوم ہوا کہ ابن اسلام مسئلہ تثلیث مین دلایل پیش کرکے کہتے ہین کہ تثلیث باطل ہی حالانکہ قرآن شریف سی تثلیث ثابت ہی ہ قلد موصوف نے کہا کہ قرآن شریف مین یہ مسئلہ کہان لکھا ہی تو کہا کہ ہمارے قرآن شریف رومن لاکر دیکھا دونگا یہ خبر سنکر مین بھی بیادرگنج کو گیا تو طلب الدین

جہازون کو ہر افسوس بچانے اور حفاظت قسطنطنیہ کے لئے ہی
نہ کیا اور کچھ - اور جو کچھ دوستی و محبت جنگ کریمیا مین انگریزون نے
کی اور اپنے جانین اور خزانے سلطان کی محبت مین خالی کئے اسکو
ارتباط و محبت کے نظر کرتے یہہ جواب بالکل نازیبا ہی اور ترکون
کی سمجھ مین یہہ ہی کہ ہم قرآن پڑہتے ہین اور مجلس مبعوثان کو جمع
کئے ہین اور لمبے لمبے ارٹیکلون سے لوگون کو وہم مین لاتے ہین
اس سے یقین ہی کہ تمام روے زمین کے دولتین اگر جمع ہوجاے تو کچھ
پروا نہین ہی - ہم اون سب کو جواب دینگے اور سب کو چپا
بنا دینگے - پس ہم اوسکا جواب یہہ دیتے ہین کہ یہہ کام ترکون کا
حقیقت مین نیک ہی قرآن کا پڑہنا اور اوسپر عمل کرنا
ہمی کو درست کرتا ہی مجلس مبعوثان کے اجتماع سے دولت کا
انتظام ٹھیک ہوتا ہی اور لمبے لمبے ارٹیکلون کا لکھنا ترکون کا
اتہام ہی مگر ہمان بی تعصب اور غیر مدلس میل و لندن ٹیمس و گرافک
و اسٹانڈرڈ کو البتہ ترکون کی حمایت مین جو واقعی ہے لکھے اور
لکھ رہے ہین اور نہ ترکون کا مذہب کہتے ہین نہ رعایا نے
سلطانی سے ہین شاید یہہ کنایہ مدلس میل پر ہو تو ہو کیونکہ
ہمیشہ بی تعصب تحریر اوپر مذکور کی ہوتی ہی برخلاف اوپر
کلیدکے - اور ترکون کا دین اور جوہر ذاتی و شجاعت و بہادری
البتہ یہہ زعم کرنے پر لوگون کی مزاج کو لاتی ہی کہ تمام روے زمین
کے لوگ ایک ہون اور خدا فتح ترکیون کے نصیب مین لکھا ہو تو
کچھ نہین ہوگا جو خدا نے چاہا وہی ہوگا -

البتہ یہہ استقلال اور نکاوین کے واسطے سے شریک ہی مگر اب
تو بے بلاے اسکے وائنڈ مس مین جانے کی اجازت چاہتی اور

جسکو مسلمانون کا خیر خواہ سمجھا ہوا ہی اور ترکون نے
ابتک کسی نمط کی تائید نکرکے اب تائید کیون سلطے کمر بستہ ہوے
ہین اور کس نمط کی تائید کرینگے سوا اوسکا اقرار بی نگرین یا کس
ایسے مان مہ مان مین تیرا مہمان بولنے والے شخص کو ویسا جواب
دینا کب بجا ہین ہی علاوہ اسپر لکھتے ہین کہ ترکون کی بدنصیبی
ہی کہ فقط انگریزی پیرا تو انس مین قیام کیا تو اس سبب سے ترکون
کو بہت زیادہ تقویت دیگا -

واہ کیا خوب جسکو خدای عزوجل پر بھروسا ہو اوسکو یہہ پیرا
کیا کام آئیگا اور کسی کی تائید ایسے شخص پر کب تاثیر بخشیگی
اگر حقیقت مین تمہارا ارادہ راست ہی تو کیون تشفی بخش اقرار
نہین کرتے مذبذب کہان تک رہینگے - دیکھو کہ سلطان تمہاری
تائید مین اپنے سفیر کو کابل مین روانہ کئے اور تمکو کہتے ہین کہ تمہارے
قدیم دوست سے مت بگاڑو - پس تم بی ویسا ہی اقرار و اعتراف
کرو اسمین شبہ و ہم باقی نرہے

نیکو پولی روسیون کی اختیار مین آنیکے بعد پہلے صلح جنگ
ہوئی - بعد اسکے سر کاغی مراسلہ سے (جو ہیشہ نوگوئی کا
بھائی ہی) واضح ہوا اور با ضابطہ چھپے ہزار ترکیون کو مقید کرلئے
روسی اپنے ہمراہ لیگئے اوس کو تراؤ مین مقرر کئے نہ رہے مسلمان
بالکن کے پہاڑ و معرکا بو کے راستے سے طے کئے تکہ شکیبا کر
جزیرہ ون و نگاری - کیا خوب ۱۸ دین کے تلیگرام مین
تو روتر نے شکر کے پاس کے راستے سے روسیون کے
۱۸ بلش کو مارا تھا اور ۱۸ امن کو اسکا انکار دروغ گویم
بر روے زر قلب را مقولہ خاص ایسی کمپنی نے قبول کیا ہے -

سلیمان پاشا اپنی فوج لیکر انتی واری مین اوترے۔

لندن ۱۸ جولائی۔ روسی افواج کی تعداد جو بالکن کے پہاڑ کی اوتنی نہین جتنی کہ بیان کی گئی۔ مقام سیدا یدسی کو جو دابروستا مین واقع ہی ترکیان چھوڑ دئے اور روسیان اسپر قابض ہو چکے۔

روسیہ بالکن طے کئے بعد رؤف پاشا اور نیز فتح پاشا کا دعوی کرتے ہین سو اسکی تصدیق نہین ہوی۔

روسی حرکاتی مراسلات کا بیان ہی کہ اپنا ہراول خیر کابرو کے راہ سے بالکن پار ہوکے ترکی پٹالن کو واسطے محافظت ماہ کے رکھے گئے تھے اسکو شکست دیکر اونکے پیچھے کزلار تک تگ کوچ کیا۔ اور شبکہ پاس پر بھی روسیان متصرف ہوے قوم کا ساک جنی صغرا کو اپنے مین لے لی۔

ایسی افواہ ہی کہ یعقوبخان کا انتقال ہوا جو یکم روز کار پایا۔

لندن وانسٹریل خبر نلات آجکا روز دربار بحث مقدمہ حالت موجودہ روم ورکسین ایسن تحریر کرتے اور اصرار کرتے ہین گورنمنٹ پر کہ روسی افواج ابتر نوپل پر چڑہائی کرنے سے قبل اشاعت کرین اس بات کو کہ گرینڈ برٹن کے فواید روسیون کو قسطنطنیہ پر چڑہائی کرنے کے لئے مانع ہین۔ رؤف پاشا سلیونی مین اپنے کو ہوشیار سلیمان پاشا کے آمد کے منتظر ہین جو ۴۸ پلٹن ترکی الفیا نتری کو ہمراہ کئے ہوے سلیونی کے راستہ سے جلد جلد رؤف پاشا سے ملنے چلے آتے ہین۔ محمد علی پاشا حالین اپنے فوج کو نومی بازارین فراہم کرکے لنش مین اگر مقام کئے ہین۔ صفوت پاشا وزیر صیغہ اجنیا اپنی خدمت سے مستعفی ہوکر سبکدوش کر کس فی پارلمنٹ کے وزیر مقرر ہوے ہین۔ روسی کچھ یک سرکاری طور سے یہ معلوم ہوا کہ روسی فوج پر شرارت کا الزام دیا گیا تھا سو غلط ہی۔ چونکہ قواعد وضوابط شدیدہ جو روسی فوج مین جاری ہے ایسے ظلم وستم کا مانع ہے

فقط جریدہ روزگار مدراس نمبر ۲ جلد ۲

اخبارات تاریخی

لندن مورخہ ۲۴ جولائی۔ **شکست روس مسیح** اک سخت لڑائی کے بعد مقام زایم مین روسیون کو شکست فاش حاصل ہوی اور روسی مجبور آگری یا الگزاندرپول کو پسپا ہو گئے روسی اہل بلگریا کو ہتھیار دے رہے ہین۔ اخبار پوسٹ اخبار کے خاص خاص کالرسپانڈنٹون کے ذریعہ سے لکھتا ہی کہ مسلمین ماشندران بلگریا پر روسی جو ظلم وستم کر رہے ہین وہ سچ ہی۔

لندن مورخہ ۲۵ جولائی۔ محمد علی پاشا اور سلیمان پاشا دونون نے اپنے اپنے قابل تعظیم عہدون کا چارج حاصل کر لیا ہی۔ روسی فوجون نے قلعجات سلسٹریا۔ وارنا اور سمیلہ کے قرب وجوار مین بڑی سختی سے لڑائی شروع کی ہی۔ اور روسی فوج نے رسچک کا محاصرہ کیا ہی۔ ایدریانوپل اور مقام فلپوپولس کے ریل پر اسباب کی روانگی وغیرہ مین خلل واقع ہو گیا ہی۔

فتوحات روم ارض روم سے روتر کا بخت اسطرح لکھتا ہی۔ ۱۶ جون کو احمد مختار پاشا نے برگید پر جنرل **رشید پاشا** کو بذریعہ تار یہہ اطلاع دی کہ فوج سوم

کے میسرہ سے ۹ پلٹن لیکر مع **قائم پاشا** جلد تیر سے آملو۔
۱۰ کو احمد مختار پاشا رومی فوج کے میمنہ کی سپہ سالاری
بذات خاص کرنے کے لئے روانہ ہوے ۔ ۱۰ جون تک رشید
پاشاہ پلٹن دو بیاقری اور دو سوارون کی رجمنٹ لیکر مختار پاشا
کے ساتھ شامل ہو گئے ۔ اسوقت رومی فوج کا شمار ۱۹ پلٹن کا ہو
احمد مختار پاشا ان فوجون کے سپہ سالار منکر دلی اپا کو تشریف لائے
روسی فوج بھی جسکا تعداد بیس ہزار سپاہ کا تھا احمد مختار کے مقابلہ
کو آئے اور ۱۰ جون کو مقام خلیاج بین لولی شروع ہوی ۔ ۱۱ جون
کو احمد مختار پاشا نے درہ مین لڑائی شروع کی ۔ یہہ لڑائی صبح کے
چھے گھنٹون سے شام کے چھے بجے تک ہوتی رہی اور آٹھ گھنٹون کو
آخر ہوی ۔ پہلے پہلے احمد مختار پاشا کو روسیون پر غلبہ حاصل ہوا
مگر روسیون نے آخر مین رومی فوجکا مقابلہ ایسی جوانمردی سے کیا کہ
رومی فوج لڑتی ہوی پیچھے ہٹی ۔ روسی اپنے سوارون اور پیدل
سے بار بار حملہ کرتے تھے چنانچہ اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ چند گھنٹون تک
رومی فوجکو اپنے مقام سے ہٹنا پڑا ۔ پھر جب رومی فوجون نے احمد مختار
کی افسری سے حملہ کرنا شروع کیا تو رومی فوجونکا یہہ حملہ ایسا تھا کہ روسی
فوجین نقصان کیساتھ ندی کے طرف سنگین ۔ پھر روسیون نے رومیون
پر ایسی آگ برسائی کہ روسیونکو نقصان عظیم کے ساتھ شکست حاصل
ہوی ۔ اس لڑائی مین سپاہ روم سے چار سو آدمی شہید ہوے اور اتنے ہی
زخمی ۔ روسیون کے ۱۱ سو سپاہی اس لڑائی مین مارے گئے ۔ ۲ بجکو
پھر لڑائی شروع ہو گئی ۔ اسدفعہ روسیون نے اپنے تمام فوجون کی حمایت
کے لئے سوا لاکھ گولہ مختار پاشا کی فوج پر برسایا ۔ یہی حالت
دیر تک رہا کیا کہ روسی بڑی پریشانی سے بھاگ نکلے ۔ روسیون نے

موضع سیدی خان تک روسیونکا تعاقب کیا ۔ یہہ لڑائی
تیس پر تین گھنٹے تک ہوی تھی ۔ رومیون سے اس لڑائی مین ۲ ہزار
سپاہی شہید ہوے اور روسی چار ہزار تک مارے گئے فقط

اطلاع

بحمد اللہ والمنہ سب بھائیون کو بشارت ہی اور خیر خواہان
اسلام کو اشارت کہ جس قافلہ مہاجرین کی طیاری کی خبر
گذشتہ منشور مین مندرج ہو چکی تھی وہ ۱۱ رجب کو روانہ
مدرس ہوا اور اسکی تائید مصارف کے لئے جناب عالی
ہمت صاحب سماحت جناب محمد معروف صاحب چودھری
زادت برکاتہم نے چار سو روپیہ کمپنی اپنی جماعت سے
عنایت فرمائے اور برادران دین نے بھی اپنے حسب مقدور تائید
فرمائی کہ قافلہ انکا شکر گذار ہی اور مقصد اصلی دین کو شوق
ہجرت ہی کہ مادر و پدر اپنے اولاد صالح کو نہایت
محبت سے ریل تک رخصت کر کے دعاے خیر فرماتے
ہین کہ خداوند تعالی تمہین دین اسلام پر قربان کرے
اور سلطان روم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے اوپر
نثار فرما دے آمین یا رب العلمین
جن بھائیون کو اس قافلہ کی تائید مین چندہ سے منظور
ہو تو رقم چندہ جناب محمد شریف صاحب مالک
مطبع منشور محمدی بنگلور کے نام روانہ فرماوین ۔

راقم
محمد یعقوب لزمان

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف نام و مہتمم کی اہتمام سے چھپا

صاحب رد تثلیث مین وعظ فرماتے تھے اوس مجمع مین قریب اکیسو
اوّمی کے موجود تھے اس عرصہ مین مرقس مذکور مع پانچ عیسائی
وپادری جان ٹامس وغیرہ اگر وعظ سنتے رہے بعد اختتام وعظ
کے اس خاکسار نے مرقس و پادری مذکور سے بہت اصرار کیا کہ
امی صاحب ایفای وعدہ فرمائے یا جو کچھ اہل اسلام پر اعتراض
ہو شوق سے فرمائے نہ مرقس مذکور نے تثلیث قرآن شریف
سے پیش کیا اور نہ پادری صاحب نے بیچارہ کی مدد کی اور پادری
صاحب بیچارہ کیا کرین - پیر آپہی کو درماندی شفاعت کسکی اور
نہ فیضان روح القدس سے کچھ بن چڑا اوسوقت ہر ایک دوست
و دشمن کو معلوم ہو گیا کہ حضرات پادری کا دہندلا چراغ بمقابلہ
اسلام آفتاب جہان تاب کے روشن نہین ہوتا سچ ہے
واللہ لا یہدی القوم الظالمین فقط

العبد عبد المجید محرر کوٹھی شاہجہانپور

بقیہ جواب شاہ شیر علیصاحب واعظ

اول یہ کہ آپ کی طرز تحریر سے ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ آپ
نے حضرت عیسیٰ کو کوئی اور اثبات نبوت کو کوئی کی دلالی اور اسکا
نتیجہ رسالہ ہی قرار دیا ہی سو مین یہ عرض کرتا ہون کہ کیا مرقس
صاحب ہی کا ایسا عقیدہ ہی یا کل عیسائیون کا یہی حال ہی اگر حضرت
کے حق مین آپ لوگون کا یہی اعتقاد ہی بے شک مین نے خلاف کی
کہ آپ نے اونکے نبوت کی دلیل پوچھی **دوم** یہ کہ ہمکو ان کا
عقیدہ ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل
کے واسطے مبعوث ہوئے تھے اور آپ لوگ بازار مین یہ پکار
کرتے ہین کہ تمام دنیا کے واسطے مبعوث ہوئے تھے اور یہی دعوی

کر کے آپ ہر قوم کو دعوت کرتے ہین لہذا آپ کو لازم ہی کہ
کوئی ایسی دلیل بیان کیجئے جو ہر قوم کے واسطے کفایت کرے
اور قرآن کی شہادت پر قناعت نکیجئے کیونکہ اوس سے تعمیم نبوت
نہین ثابت ہوتی سو تعمیم نبوت ثابت کرنے کے عوض مین
آپ اوصاف فرماتے ہین کہ اس امر کے ثابت کرنے مین کچھ فائدہ
نہین بلکہ ہمارا من قبل سے ہی کہ اس امر کے مرتکب رہے ہین
کے سوا اور کچھ حاصل نہین اور اوس سے صریح یہی مفہوم ہوتا ہی
کہ آپ کے نزدیک حضرت کی نبوت عام نہین تھی نہین تو آپ ایسا
جواب نہ دیتے بلکہ اوسکے اثبات مین کوشش کرتے لیکن
براہ مہربانی یہہ فرمائے کہ خاص نبوت کو آپ مانتے ہین
یا اوس سے بھی انکار ہی **سوم** یہہ کہ آپنے میرے سوالونکو
بیفایدہ کیون فرمایا یہہ سوال تو ہرگز بے فائدہ نہ تھا اگر آپ
قرآن کے سوا اور کسی دلیل سے حضرت کی عام نبوت ثابت
کر دیتے تو آپ کو یہہ فائدہ ہوتا کہ اثبات نبوت مین آپ کو
قرآن سے مدد لینے کی حاجت نرہتی اور حضرت کی عام نبوت
بھی ثابتہ ہو جاتی لیکن چونکہ آپ ایسا نہین ثابت کر سکے تو
مجھے یہہ فائدہ حاصل ہوا کہ مین اس امر سے مطمئن ہو گیا کہ
عیسائیون کے پاس تعمیم نبوت کی کوئی دلیل نہین ہی اور ہمارا
نبوت قرآن کی تصدیق پر موقوف ہی - اور یہی ہمارا عقیدہ
ہی - اور اب اس تقدیر پر اگر آپ قرآن کے من جانب اللہ
ہونیکا انکار کرین تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار
بھی آپ کو لازم ہوگا - اور اگر حضرت کی نبوت کا آپ اثبات
چاہینگے تو پہلے قرآن مجید کے من جانب اللہ ہونیکا اقرار کرنا

پانچوان چہارم یہہ کہ آپنے ارشاد فرمایا کہ تمام اہل اسلام اور سارے عیسائی حضرت عیسیٰ کی نبوت کے قایل ہین سو عرض یہہ ہی۔ کہ یہہ تو آپ نے سچ فرمایا کہ اہل اسلام حضرت عیسیٰ کی نبوت کے قایل ہین اور اس مین مجھے کچھہ گفتگو نہین ہی لیکن چونکہ عیسائیون کی کتاب سے اونکی نبوت نہین ثابت ہوتی ہی اس سبب سے بطور تحقیقات مین نے پوچھا کہ قرآن کے علاوہ اور بھی کسی دلیل سے آپ ثابت کر سکتے ہین یا نہین **پنجم** یہہ کہ اگر کوئی عیسائی بطور تحقیق آپ سے پوچھے کہ منشی صاحب انجیل کے علاوہ اور کسی دلیل سے خداوند مسیح کی الوہیت ثابت ہو سکتی ہی یا نہین تو آپ اوسکے جواب مین توریت کے وہ آیات بیان کرینگے جو آپ کے نزدیک الوہیت پر دلالت کرتے ہین یا یہہ فرمائینگے کہ اس امر مین گفتگو کرنے کی کیا ضرورت ہی اسکے تو تمام عیسائی قایل ہین مین نے کبھی ایسا نہین سنا کہ کوئی ایسے عیسائی بھی دنیا مین موجود ہین جنکو مسیح کے خدا ہونے مین شک ہو اور اگر کسیکو ہو تو عیسائی مذہب مین اسکو کافر کہنا چاہئے اگر تو اس امر مین قایم ہو تو جواب دینے مین کچھہ تامل نہین ہے **ششم** یہہ کہ متی کے ۳ باب مین لکھا ہی کہ ہنوز حضرت عیسیٰ نے حضرت یوحنا سے اصطباغ نہین لیا تھا کہ حضرت یوحنا نے لوگون سے کہا کہ مین تمہین توبہ کے لئے پانی سے بپتسما دیتا ہون لیکن وہ جو میرے پیچھے آتا ہی مجھسے زورآور ہی اور مین اوسکے جوتیان اٹھانے کے لایق نہین ہون وہ تمہین روح القدس اور آگ سے بپتسما دیگا اب لوگ کہتے ہین کہ یہہ بات حضرت یوحنا نے حضرت عیسیٰ کے حق مین کہے تھے ہم کہتے ہین کہ بر تقدیر تسلیم اس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ حضرت یوحنا اوسوقت حضرت عیسیٰ کو پہچانتے اور انکے رتبے سے بھی آگاہ تھے پھر اوسی باب مین لکھا ہی کہ یسوع یوحنا کے پاس آیا تاکہ اوس سے بپتسما پائے لیکن یوحنا نے اوسے منع کیا اور کہا کہ مین تجھہ سے بپتسما پانے کا محتاج ہون اور تو میرے پاس آیا ہی اس سے بھی ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت یوحنا حضرت عیسیٰ کو پہچانتے اور اونکے مرتبہ سے آگاہ تھے پھر آپ لوگ کہتے ہین کہ حضرت یوحنا نے فریسیون سے حضرت عیسیٰ کے حق مین کہا کہ مین پانی سے بپتسما دیتا ہون لیکن تمہارے مین ایک کھڑا ہے جسے تم نہین جانتے میرے پیچھے آنیوالا ہی جو مجھسے مقدم ہوا ہی جسکے جوتے کا تسمہ کھولنے کے لایق نہین ہون وہی ہی یوحنا ۱ باب ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی کہ حضرت یوحنا حضرت عیسیٰ کو پہچانتے اور اونکے مرتبے کو جانتے تھے پھر اوسے باب کے ۲۹ مین لکھا ہی کہ دوسرے دن یوحنا نے یسوع کو اپنے پاس آتے دیکھا اور کہا دیکھو خدا کا برہ جو دنیا کا گناہ اٹھا لیجاتا ہی یہہ وہی ہی جسکے حق مین مین نے کہا کہ ایک مرد میرے پیچھے آتا ہی جو مجھسے پہلے تھا اور مین جانتا تھا پر اسلئے کہ وہ بنی اسرائیل پر ظاہر ہو مین پانی سے بپتسما دیتا آیا اور یوحنا نے یہہ کہتے ہوے گواہی دی کہ مین نے روح کو کبوتر کے مانند آسمان سے اترتے دیکھا اور وہ اوسپر ٹھہرا اور مین اوسے نہ جانتا تھا پر جسنے مجھے پانی سے بپتسما دینے کو بھیجا اوسنے مجھے کہا کہ جس پر تو روح کو اترتے اور ٹھہرتے دیکھے وہی ہے جو روح القدس سے بپتسما دیتا ہی سو مین نے دیکھا

اور گواہی دی کہ یہی خدا کا بیٹا ہی پھر دوسرے دن یوحنا اور دو اسکے
شاگردون مین سے کھڑے تھے اوسنے یسوع کو پھر دیکھکر کہا دیکھو
خدا کا برہ، اور اون دو شاگردون نے اوسکے سنے اور یسوع کے
پیچھے ہولیے اون باتون سے صاف ظاہر ہی کہ حضرت یوحنا
حضرت عیسیٰ کو خوب پہچانتے اور اونکے مراتب کو خوب جانتے
تھے بلکہ دوسرون کو اونکے مرید ہونے کی ترغیب دیتے تھے یہانتک
کہ وہ لوگ حضرت یوحنا کی گواہی سے حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے
اور پھر یوحنا کے ۳ باب کے ۲۳ سے آخر تک جو کچھ سکھائی
اوس سے خوب ثابت ہوتا ہی کہ حضرت یوحنا حضرت عیسیٰ کو خوب
پہچانتے اور اونکے مراتب کو بخوبی جانتے تھے اور یہ بھی ثابت
ہی کہ یہ سب شہادتین حضرت یوحنا نے قید ہونیکے پیشتر ادا کین
اور جب قید ہوے تو اپنے دو شاگردون کو حضرت عیسیٰ کے
بھیج کے اونکی معرفت یہ سوال کیا کہ کیا آنیوالا تو ہی ہی کہ ہم
دوسرے کی راہ تکین ۱۱ باب ۳ ب مین آپ سے یہ پوچھتا ہون
کہ حضرت عیسیٰ نے حضرت یوحنا کے سوال مذکور کا جواب ایسا
مناسب دیا تھا کہ جس سے حضرت یوحنا کو اطمینان ہو گیا یا یہی
عبارت لکھکر بھیجتے جو آپنے مجھے لکھی ہی اگر حضرت نے یہی جواب
دیا تھا تو کچھ مضایقہ نہین اور اگر حضرت نے جناب یوحنا کو
مناسب جواب دیا تھا تو آپ بھی مجھے مناسب جواب دیجئے
ہفتم یہ کہ یہ قول جناب متی ۱۶ باب ۲۳ مین حضرت
عیسیٰ نے جناب پطرس کو شیطان کہا علاوہ اوسکے پطرس سے
حضرت وعدہ کر چکے تھے کہ بروز عدالت تم تخت پر بیٹھکے
بنی اسرائیل کی عدالت کروگے اور اسکے علاوہ اور بہت سے

وعدہ کئے ہے کہ وہ سب انجیل مقدس مین موجود ہین پس مین نے
بطور تحقیق آپ سے پوچھا کہ شیطان نجات پائیگا یا نہین اور اس
سوال سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر شیطان نجات نہ پائیگا تو
جناب پطرس بھی نجات سے محروم رہینگے کیونکہ بقول جناب
متی وہ زمرہ شیاطین مین مفصل ہین اور جب کہ پطرس ایسے
حواری باوجود اون وعدون کے اور باوصف حضرت کا گوشت
کھالے اور لہو پینے کے کہ جسپر حضرت عیسیٰ نے نجات کا مدار مقرر
فرمایا ہی حضرت کے وسیلے سے نجات نہ پائینگے تو پھر آپ
لوگ کیونکر نجات پا سکتے ہین کیونکہ آپنے نہ حضرت کا گوشت
کھایا اور نہ لہو پیا ہی اور اگر شیاطین نجات پائینگے تو پھر یقین
ہی کہ سبھی گنہگار نجات پائینگے کیونکہ آپکے عقیدہ کے موافق حضرت
عیسیٰ تو سبھی گنہگارون کا کفارہ ادا کر چکے ہین پھر آپ لوگ
کیون بارون مین گنہگارون کو عذاب دوزخ سے ڈراتے
ہین اب خدمت شریف مین عرض یہ ہی کہ ان سوالون کے
نتایج پر ملاحظہ فرماتے اگر جواب دینے مین آپ کو کچھ فائدہ
معلوم ہوتا ہو تو تھوڑی سی تکلیف گوارا کر کے جواب حسب
سوال ارشاد کیجئے اور اگر کچھ فائدہ متصور نہو تو اپنے وقت
عزیز کو ضایع نکیجئے صرف اسیقدر لکھدیجئے کہ اوسکے جواب
لکھنے مین کچھ فائدہ ہیتن زیادہ سلام۔

راقم شاہ غیر علی واعظ الہ باد۔

چونکہ اس جواب الجواب کو لکھے ہوے عرصہ دو برس سے زیادہ
ہو گیا اور اسوقت تک بابو ہرپرشاد صاحب نے جواب نہ لکھا
اور نہ اب امید ہی نے جواب کی پس کل عیسائیان ہندوستان

خدمت مین یہ التماس ہی کہ ان دونون سوالون کا جواب لکھکر پرچہ نورافشان چھپواکر مجکو ممنون کرین انشاء اللہ مین بھی اوسکا جواب الجواب لکھکر اخبار گہربار منشور محمدی مین چھپوادونگا۔ حاتم علی واعظ

اللہم انصر من نصر دین محمد ۔

بقیہ صداقت قرانی از کتب ربانی

دفعہ دوسرا جواب توراۃ سے مراد شریعت ہی جسکو موسی نے اردن کے اسی پار موآب کے میدان مین دل لگاکے بیان کیا تھا پس اوسمین تحریف کا ہونا گو تعجب نہین لیکن بجز اوامر و نواہی کے اور مطالب اسفار خمسہ موسویہ کے عدم تحریف پر کہان سے ثابت نہین ہوتی چنانچہ یہی مطلب تفاسیر سے پایا جاتا ہی چنانچہ عباسی مین ہی خذ الکتاب اعمل بما فی الکتاب التوراۃ یعنے ای یحیی عمل کراون امر و نہی پر جو کتاب مین یعنے توراۃ مین لکھے ہین اور معالم مین ذیل آیہ القی الالواح کے لکھا ہی قالت الرواۃ کانت التوراۃ سبعۃ اسباع فلما القی الالواح تکسرت فرفعت ستۃ اسباعہا وبقی سبع فرفع ما کان من اخبار الغیب وبقی ما فیہ الموعظۃ والاحکام والحلال والحرام ترجمہ یعنے راوی کہتے ہین کہ توراۃ کے سات پارہ تھے یعنے حصے پھر جب الواح موسی نے ڈال دی تو وہ ٹوٹ گئے تب چھ حصے توراۃ کے اوٹھ گئے (یعنے خدا کے یہان) اور ساتوان پارہ صرف رہگیا چنانچہ جو کچھ غیب کے خبرین تھین سب اوٹھ گئین اور وعظ و پند اور حکم شریعت اور حلال حرام رہگیا اور ایسا ہی بعینہ حسینی مین بھی ہی اور اس قول کو جمہور کا قول لکھا ہی **ف** راقم کے نزدیک امام بخاری اور شاہ ولی اللہ وغیرہ کے توراۃ کی غیر محرف

بتحریف لفظی عمدی ماننے سے بھی مطلب اونکا معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم و علمہ اتم تیسرا جواب اگر زمانہ یحیی اور عیسی مین توراۃ غیر محرف ہو تو اہل کتاب مین کو اب اوسی کیا فائدہ ہی کیونکہ اوسوقت کا کوئی نسخہ قلمی اب دنیا کے پردہ پر موجود نہین ہی اوسکو یہ بھی نہ سمجھے کہ خیر اوسوقت کی نسخجات کھو گئے تو کیا ہرج ہوا اسواسطے کہ پیغمبر اسلام کے وقت کے قلمی نسخے بلکہ بعض اونکے قبل کے لکھے ہوے تو موجود ہین اور پیغمبر مذکور نے اپنے زمانہ کے نسخجات کی ایسی تصدیق کلی کردی ہی جسسے اونکے حرف حرف کا کلام اللہ ہونا اظہر من الشمس ہے چنانچہ صاحب شہادت قرانی کا بھی یہی مطلب ہی کیونکہ مین کہتا ہون کہ اب روی زمین پر کوئی پیغمبر اسلام کے زمانہ کا بھی نسخہ ایسا موجود نہین جسکو بالقطع والیقین خود اہل کتاب بھی اوسوقت کا مانتے ہون چنانچہ اوسکا بیان مفصل اعجاز عیسوی مین موجود ہی حاجت اعادہ کی نہین پس بالفرض والتسلیم اگر شہادت قرانی کے منشا کو (یعنے یہ کہ پیغمبر اسلام نے اپنے زمانہ کے بیبل مقدس کو بلا اعتراض کلام اللہ جانا تھا) مان بھی لیوین تو قطع نظر اس سے کہ اونہون نے اگر جانا ہوگا تو عرب اور شام کی بیبل کو جانا ہوگا نہ یورپ کی بیبل کو اور اختلاف دونون کا عبارات مین تو کیا ذکر رسائل ماخوذہ مین مسلم فریقین ہی تو اوس سے اب اہل کتاب کو کوئی فائدہ متصور نہین کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی اسکی بحر یعنے نسخجات قلمی کا معدوم ہوجانا اظہر من الشمس ہے

ع لن یصلح العطار ما افسدہ الدہر **دفعہ**

قال اتانی الکتاب وجعلنی نبیا ترجمہ عیسی مسیح نے کہا بالتحقیق

مین نون بندۂ خدا اوسنے دی ہی مجھے کتاب (انجیل) اور
بنایا ہی مجھے نبی اس آیت مین کچہ ایسا گران مطلب نہین ہی صرف
انجیل کے ربانی ہونے کا ذکر ہی شہادت قرآنی فصل ۲

دفعہ کہتا ہون مین متی سے لیکر مشاہدات تک تو
اس سے ذرا بہی تصدیق نہین ہوتی بلکہ بالیقین پایا جاتا ہی کہ
جب انجیل اصلی وہ تہی جو صغر سن مین مسیح کو خدا سے ملی ہی
قرآن کتب سے اور اوس کیا لکاؤ چنانچہ لکہا ہی علمنی التوراۃ
والانجیل فی بطن امی (عباسی) ترجمہ یعنے مجھے خدا نے
تورات انجیل سکہائی شعلبی آوردہ ہت کہ تعلیم دادہ
ہت مرا انجیل در شکم مادر مین (حسینی) وقال الاکثرون اوتی
الانجیل وہو صغیر طفل وکان یعقل عقل الرجال وعن الحسن انہ
قال الہم التورات والانجیل وہو فی بطن امہ (معالم) ترجمہ یعنے
اکثر علما کا قول ہی کہ حضرت عیسیٰ کو انجیل صغیر سن مین ملگئی تہی
اور طفولیت مین اونکی کامل مردون کی سی عقل تہی اور حسن بصری
تابعی سے منقول ہی کہ اونکو شکم مادر مین تورات الہام ہوگئی
تہی اب غور کرو کہ عہد جدید کے زمانہ ہونے کی تو اس آیت
سے کچہ بہی شہادت نہ نکلی وہ تو اور ہی تہہری جسکو مسلمان
سکتے ہین کہ آسمان پر اوٹہ گئی (مسیح کے ساتہ) **ف**
واضح رہے کہ اس مطلب کے طرف بڑے بڑے محققین علمای
اسلام نے اشارہ کیا ہی جیسا کہ ہی (اما دعوۃ عیسیٰ فکانہ
لم یتبعہا تاثیر الا فی القلیل وذلک لانا نقطع بانہ ما دعی الا
الدین الذی یقول بہ الیہود والنصاری لان القول بالتثلیث
والبنوۃ والتشبیہ اقبح انواع الکفر واخشن اقسام الجہل و

مثل ہذا لا یلیق بأجہل الناس فضلاً عن الرسول المعظم المعصوم
فعلمنا انہ ما کانت دعوتہ البتۃ الی ہذا الدین الخبیث وانما کانت
دعوتہ الی التوحید والتنزیہ ثم ان تلک الدعوۃ ما ظہرت البتۃ
بقیت مطویۃ غیر مرویۃ فثبت انہ لم یظہر لدعوتہ الی الحق اثر البتہ
انتہی کلامہ الشریف بلفظہ (کتاب مطالب العالیہ امام فخر رازی
کتاب نبوات قسم ۲ فصل ۴) ترجمہ یہ دعوت حضرت
عیسیٰ کی سوا اوسکا اثر تہوڑے ہی لوگون مین ظاہر ہوا ہی
یہ اسواسطے کہ ہم قطعاً جانتے ہین کہ انہون نے اس دین کے
طرف جو یہود نصاری کہتے ہین دعوت نہین کی ہی کیونکہ باپ
اور بیٹے اور تثلیث کا قایل ہونا قبیح ترین اقسام کفر اور خش
ترین انواع جہالت کا ہی ایسی بات تو اجہل الناس کے بہی
لایق نہین ہی نہ پیغمبر بزرگ معصوم کے لایق ہو پس ہم جانتے
ہین کہ اونکی دعوت اس گندے مذہب کے طرف ضرور نہ تہی بلکہ اونکی
دعوت توحید اور تنزیہ کے جانب تہی پہر یہ دعوت ظاہر
البتہ نہین ہوی بلکہ پوشیدہ اور غیر منقول ہی رہی لہذا ثابت
ہوگیا کہ جناب مسیح کی دعوت بطرف خدا کا البتہ کچہ بہی اثر ظاہر
نہوا **دفعہ** اور یہی مطلب قول متفق علیہ جمہور
نصاری سے بہی پایا جاتا ہی کہ وہ اجماع کئی ہوی ہین اسپر
واضح رہے کہ مسیح نے کچہ نہ لکہا ہے نہ لکہایا ہی اناجیل حواریون کی
تحریرین ہین نہ مسیح کے باقی آیندہ۔

جنگ روم

جناب محمد شریف صاحب مہربان کرم فرمای ہمگنان سلمہ الرحمان
بعد سلام شوق مضمون معروضہ ذیل بنظر طبع فرمانے احباب کے

ارسال خدمت عالی ہی اپکا اخبار جن مطبعون مین جاتا ہی اون
اہل مطابع سے بھی امید ہی کہ ایک دوبار اپنے اخبار مین
مضمون ہذا کو طبع فرمانے مین دریغ نفرماوینگے ۵ یہہ ہی التجا
میری ای صاحبو مگر وہ اسکو مقبول دلسے سنو ۵ اکثر جگہہ پر دیکھا
اور سنا گیا کہ ہنود یزہ صواب اور پون کی چڑہی مارون سے
چرندو پرند خرید کر کے اونکے جان بچانے کیواسطے چہوڑ دیتے
ہین عام قوموں کے لئے گرمی مین پیاؤ یعنے سبیل پانی کی بہانے
ہین جنگلون مین کنوے کہودواتے ہین درخت لگاتے ہین جو
اس اوپر خیال کر کے سوال کیا گیا کہ جب عام مخلوق کے آرام
کے لئے کنوے بنوانی درخت لگانی سبیل بٹھانی چرند کے جان
بچانے کے واسطے مال و زر صرف کرنا صواب اور پون ہی تو اگر نوع
نوع انسان یعنے جو گروہ روسیہ کے بیجا اغوا و ظالمانہ چڑہائی
و حملہ سے ترکی یعنے روم کے مخلوق جو کام آئے اور زخمی ہوے
تو اون زخمیون کے معالجہ کے واسطے اور بیوگان و یتیمان کی پرورش
و حفظ جان کے لئے مال و زر خرچ کرنا کسقدر ثواب اور پون ہی
تو اسکے جواب مین صاحبان ہنود اور عام مخلوق کا یہی ارشاد
فیض بنیاد ہی کہ فی الحقیقت معالجہ زخمیان اور پرورش و حفظ جان کے لئے
مال و زر صرف کرنا اعلی درجہ کا ثواب اور پون ہی تو پر کسی فرقہ
کے آدمی کو اس بہ تمیز کے شریک ہونے مین کیا دیر اور کس حساب
پہلوتہی ہی۔ دیکہو اسی بنا پر علاقہ روم پورے ہر یک قوم و جوڑی
چارون طرف سے بڑہ بڑہ کر چندہ دیا تو بمقابلہ ذیل قومون کے
شریف اور غیرت دار قومون کو تو زیادہ تر مال و زر صرف کر کے
چندہ روم مین شریک ہونے چاہئے اخبارات کے دیکہنے سے ظاہر
ہی کہ اکثر جگہہ پر چندہ ہوا اور ہوتا ہی اور اکثر جگہہ باوجود تحریک
و ترغیب کے پہلوتہی کرتے ہین بقول شخصی کہ جسکی جاوے پر ہمدردی
نہ ہووے۔ انکی حالت زیادہ تر قابل افسوس ہی خداوند تعالے
اونپر بھی رحم فرماوے اور علاوہ ازین اخبارون سے یہ عمدہ
قاعدہ ظاہر ہوتا ہی کہ انسان کو مناسب ہی کہ اپنی ایک سال کی
پوری آمدنی نہو سکے تو نصف یا تہائی یا چوتھائی ضروری صرف
کرنا چاہئے اگر کچھہ بھی نہو سکے تو بارہ مہینہ کی آمدنی سے ایک
ہی مہینہ کی آمدنی دل کڑا کر کے دیوین اور یہہ بات کچھہ بڑی
مشکل بھی نہین ہی کہ اگر ایک مرتبہ دل کڑا کر کے اور چند روز کی
تکلیف اپنے اوپر گوارا کر کے اگر ایک مشت ندی سکین باقی
تین چار مرتبہ تھوڑا تھوڑا کر کے دیوین تو باسانی تمام ہرا کا شخص
کم سے کم ایک ایک مہینہ کی آمدنی دیسکتا ہی اور اسلئے اگر تھوڑی صرف
کرنا چاہئے اگر کچھہ بھی نہو سکے تو بارہ مہینہ کی آمدنی سے ایک
انسانون نے تسلیم کرلیا اور چندہ دینے والے مخلوق چندہ دینے والے
کو نہایت خوشی اور خیر و برکت کا مقام ہی کہ خداوند تعالی کا بہت
اجر دینے کا وہ دونون جہان مین اور آخرت کا ہی اور علاوہ ازین
خانہ کعبہ مین کہ جہان انسان جو دعا مانگے قبول ہوتی ہی شریف
عابد لوگ چندہ دینے والون کے حق مین جو علاوہ خیر و برکت کی مشغول
کرتے ہین پس بقیماندہ صاحبون کی خدمت فیضدرجت مین

عرض ہی کہ بموجب قاعدہ معروضہ بالا کے اپنی آمدنی کم سے کم
ایک ایک مہینہ کی چندہ روم مین پوری ادای فرماوین اور جو
اعلی درجہ کے صاحب دی ہمت مین دے اس سے بھی برتر ہکر صواب
عظیم حاصل فرماوین فقط
راقم خیرخواہ محمد رضی الدین حسین مقام جہانگیرپور

شکایت برادرانہ

ناظرین انصاف گزین پر منکشف ہو کہ اس جنگ روم و روس سے
بعض ہمارے برادران ہنود دہلی اور انگریزی عیسائیون کو کیا علاقہ
کہ وہ خواہی نخواہی روم پر غلبہ روس کے ثابت کرنے کے لئے باہم
لڑے مرتے ہین نہ روسیہ مثل انگریزی عیسائیون کے پکے
پراٹسٹنٹ مذہب کے عیسائی ہین اور نہ اہل ہنود کے مانند کچھ ہندو
پر بلا وجہ یہہ کیا تعصب و جانب داری ہی ہان اگر ہم مسلمان لوگ
روس پر غلبہ ترک ثابت ہونے کی وجہ سے خوش ہون اور فخر
کرین تو ہم باہم مسلمان اور ہم مذہب ہونے کی وجہ سے حقدار ہین
لیکن ان عیسائیون اور ہنود سے تعجب آتا ہی کہ یہہ حرکت انکی
سراسر دانائی سے بعید ہی بلا یہہ کیا عقل کی بات ہی کہ مفت
مین میتھے بھانے محض تعصب کی راہ سے اپنے دیسی بھائیون کو
اپنا دشمن بنالینا اگرچہ یہہ شکایت خاص سے اپنے اہل دہلی
کے بعض ہنود کی نسبت کی ہی لیکن عموما یہہ شکایت اکثر پوربی
اور انگریزی عیسائیون اور بعض انگریزی گزٹ نویسون سے
بھی کی گئی ہے اور بعض اہل اخبارات اردو گو بھی گو یہہ شکایت
شاذ ہی جو اپنی چرب زبانی سے اپنے مناذیون اور گزٹ نویسون
اور اخبارون مین محض بلا دلیل غلبہ روس کی نسبت ہی جتایا

ترجمہ خط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار امرین سلامت
تسلیم ازراہ مہربانی خط ہذا اخبار مین چھاپ دیجئے کمال
عنایت ہوگی۔ مجھے افسوس ہی کہ صاحب مولف کتاب ست مت پرکاش
نے اپنی انجیل پر خیال نہین کیا اور بغیر مطلب سمجھے اعتراضات
بیجا کتب مقدسہ مذہب ہنود مثل وید۔ پران وغیرہ کرنے لگے
حقیقت مین یہہ کام عقلمند آدمی کا نہین ہے۔ کیونکہ حضرت
عیسی نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ مین اس سے کہ انسان اوروں
کے برائی کرتے ہین اوسکو اپنے عیبون پر نظر ڈالنا چاہئے
(لوقا کی انجیل) لیکن افسوس کہ مولف کتاب نے اسکے برخلاف
کیا ہی۔ اگر مین ارادہ کرون انجیل کے غلطیان نکالنے کا ارادہ
کرون تو ایک کتاب انجیل سے دوگنی طیار ہوجاوے
مگر باہم ایک تھوڑا سا حال بیان کرتا ہون (۱) پرانی عہد نامہ
مین۔ فصل ۵ بادشاہون کے بیان مین۔ یہہ لکھا ہی کہ
خانہ خدا کی تعمیر کے واسطے ۳ ہزار ۳ سو اوورسیر تھے۔ مگر
دوسری جگہہ کل ۳ ہزار ۶ سو شخص لکھے ہین۔
(۲) سموئیل ۲۴ مین لکھا ہی کہ حضرت داؤد نے حکم دیا

اسرائیل اور جوذا کی مردم شماری ہوی - اسرائیل مین ۸ ہزار
تلوار باندھنے والے تھے اور جوذا مین ۵ ہزار - مگر کرانیکل ۱
مین لکھا ہی کہ اسرائیل مین کل ۱۱ لاکھ تھے اور جوذا مین ۴۷۰
لاکھ تھے - (۳) پھر اوسی فصل مین یہہ لکھا ہی کہ ۳ برس کا قحط
یا ۳ ماہ کا واسطے شکست اپنے دشمنون کے یا ۳ روز کے
واسطے دیا خدا نے داؤد کے ملک پر مقرر کی تھی - مگر کرانیکل ۱
مین یہہ کہا ہی کہ قحط صرف ۳ برس کے لئے تھا - اب آپ ہی
اپنے دلمین انصاف کیجے اور ذرا غور کیجے کہ انجیل مین یہہ باتین
کسطرح سے ہین میرے نزدیک ۵ برس کا بچہ بھی ایسی کتاب
پڑھ کر نہ بھیگا - امید کہ آپ ان غلطیون کو صحیح کرینگے کیونکہ ایک
جگہہ ۸ ہزار لکھی ہوی ہین اور دوسری جگہہ ۱۱ لاکھ - پھر ایک جگہہ
۵۰ ہزار دوسری جگہہ ۷ لاکھ ہزار - ایک جگہہ ۳ برس کا قحط
لکھا ہوا ہی دوسری جگہہ ۳ برس کا - اچھا دوست داؤد دلال ۱ کا مقام

جواب پادری صاحب مہتمم اخبار امیرین

ہم خوشی خطا اپنے دوست داؤد دلال کا بھیجا پتے ہین اور ہم
شکر ادا کرتے ہین کہ اونہون نے ہمارے اخبار مین یہہ مضمون کا جو
غلطیان کہ ہمارے دوست نے پرانے عہدنامہ مین نکالے
ہین وہ حقیقت مین اوسمین پائے جاتے ہین - حقیقت مین
سوائے اسکے اور بہت سے غلطیان اسی طرح کے موجود ہین -
(سبحان اللہ) لیکن باوجود ان غلطیون کے کوی شخص جو ذی عقل
ہے اوس کتاب کے سچے اور قابل اعتبار ہونے سے شک
نہین کر سکتا ہی اسواسطے کہ لکھنے والے مختلف صدون اور
بابون انجیل کے انسان تھے اور انسان مرکب ہی خطا اور

نسیان سے پس اوسے اگر کسی جگہہ غلطی ہوگی تو کچھ جای تعجب نہین ہے
اور چونکہ وہ انسان تھے اسواسطے اونکی تقریر اور تحریر قابل
غلطی کے تھی - اور جن ورقون پر کہ اونہون نے انجیل کو لکھا وہ
قابل تھی کہ چند عرصہ کے بعد بالکل بوسیدہ اور خراب ہوتی
اور جو ورق کہ اب تک رہ گئے وہ بہت پرانے ہو گئے ہین
اور اونکے نقول کئے مرتبہ ہو گئے اور اونکو نقل کرنے والے
بھی آدمی تھے - اور نقل کرنے مین ضرور غلطیان واقع ہونگے
اس سبب سے کوی پرانا نسخہ انجیل کا ایسا نہوگا جسمین اسطرح کی غلطیان
نہ پائی جاوین تاہم وہ کتاب سچی ہو سکتی ہے اور معتبر (کیا خوب
جب کہ ہمارے روزمرہ کے کاغذات ان غلطیون سے نکمی نہین ہو سکتے
تو پھر الہامی کتاب پر ان غلطیون سے کیسی خرابی آسکتی ہے (خوب
پادری صاحب خوب اپنے انجیل کی تحریف کے ثبوت مین دلایل
لکھی ہے) تم نے جو حضرت عیسی کے قول کا ذکر کیا ہی اوسکا
یہہ ہی کہ وہ قول بابت مذہب یا کسی کتاب کے نہ تھا بلکہ اپنے کے
معاملات کے طرف ہی فقط شیخ ریاض الدین احمد اسکول ماسٹر

تتمہ اخبار تار

لندن ۱۷ جولائی - خبر ہی کہ سلطان غازی دوسرے
سلاطین جنگی جہازات کو دانڈنلس مین آنیکی اجازت دینے
کے لئے انکار کئے جنگ کرو اور اونکی حمایت کرینگے اقرار نکرین
جریدۂ روزگار - صاحب ۱۰ ستمبر ۱۸۵۳ء اس تمسیں جو ہمارے شہر کے
گلاڈسٹون ہین ایک ایڈیکل نامعقول اپنے قرطاس تعصب اساس
مورخہ ۹ جولائی مین بہت لمبی لکھے ہین خلاصہ مطلب یہہ ہی کہ یہہ
جواب سلطان المعظم کا درست نہین اور نہ قرین مصلحت - کیونکہ انگریزی